



فرمانِ نبوی ﷺ

نورِ ہدایت

فرمانِ باری تعالیٰ ﷻ



”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اے رسولِ خدا! یہ خدیجہ آرہی ہیں ان کے ساتھ ایک برتن ہے اس میں سالن اور کھانا ہے، جب وہ آپ کے پاس آجائیں تو ان کو ان کے پروردگار کی طرف سے سلام پہنچائیے اور میری طرف سے بھی، اور ان کو خوشخبری سنائیے جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک گھر کی، جس میں نہ شور و شغب ہوگا اور نہ کوئی زحمت و مشقت ہوگی۔“

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

”جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے اُن کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور اُن کو رزق مل رہا ہے۔ جو کچھ اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اُس میں خوش ہیں اور جو لوگ اُن کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے۔ ان کی نسبت خوشیاں منارہے ہیں کہ (قیامت کے دن) اُن کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے۔ اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔“

(آل عمران: 169 تا 171)

وہ جو سونے کی گلیوں میں ننگے پاؤں پھرتے ہیں، سوچتا ہوں کیسے مزے میں ہیں۔ بس ایک دھن، بس اک خیال میں مگن۔ شانت اور سرشار۔ یہ ”سرشاری“ مجھے بھی چاہیے لیکن اس راہ پر چلوں تو، چلنا تو کجا جینا بھی ممکن نہ رہے۔ بس ایک خیال کی اسیری آدمی کو کہاں سے کہاں لے جاتی ہے؟ عمل راہ دشوار۔ خیال راہ فرار۔ اور یہ جو سونے کی قوم ہے نا؟ صحرائین، باد یہ پیا۔ یہ بھٹک سکتی ہے بہک سکتی ہے، بھول سکتی ہے لیکن ”بھاگ“ نہیں سکتی۔ اس کا یہ کردار ہی نہیں۔ یہ بھاگنے والی ہوتی تو یہاں ڈرے ڈرے سے معجزے نمودار نہ ہوتے۔ میں ان ذروں کو دیکھتا ہوں، میں ان معجزوں کو سوچتا ہوں۔ آج بھی مجھے یقین ہے کہ ان بھٹکے ہوؤں کو، بھٹکے ہوؤں کو اور بھولے ہوؤں کو بس راستہ ملنے کی دیر ہے۔ معجزے پھر سے نمودار ہوں گے۔ راہ دشوار کے اُس طرف۔ ”یہ بجا کہ آج اندھیر ہے..... ذرا رُت بدلنے کی دیر ہے۔“ ہاں ہاں، جب دشوار راہیں پھر سے آباد ہوں گی۔ راہیں موجود ہیں۔ وہی کی وہی۔ وہیں کی وہیں۔ ویسی کی ویسی۔ اور.....

کہے دیتی ہے شونی نقش پا کی
ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے

ذوالکفل بخاریؒ

(”روشنی، پھول، صبا“۔ سفر نامہ جاز کا ایک ورق)